روزے کے کفارے کی رقم مدرسے میں دینا

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2643

تاریخ اجراء: 07 شوال المکرم 1445ھ/16 اپریل 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا روزے کے کفارہ کی رقم کسی سنی مدرسے میں دی جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس شخص پر روزہ توڑنے کے سبب شرعاً کفارہ لازم ہوا تو وہ ایک روزہ توڑنے کے بدلے مسلسل بلاناغہ ساٹھ روزے رکھے، درمیان میں ایک دن بھی روزہ چھوڑ دیا تو از سر نو ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے، اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا واجب ہو گا، جوان صحت مند آدمی کے لیے کفارے میں روزے چھوڑ کر مسکینوں کو کھانا کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہو گا۔ اگر مذکورہ شخص مسلسل ساٹھ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا، تو اس صورت میں کفارے کی رقم براہ راست کسی سنی مدرسہ وغیرہ میں نہیں دے سکتا اور اگر ایسا کیا تو کفارہ بھی ادا نہیں ہو گا، کہ کفارے کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا مصرف ہے۔

البتہ اگر زکوۃ کے مستحق شخص کو کفارے کی رقم دے کر اس کا مالک بنا دیا جائے اور وہ اس رقم پر قبضہ کر کے اپنی خوشی سے وہ رقم سنی مدرسہ میں دے دے، تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اس طرح کفارہ بھی ادا ہو جائے گا۔ اور چونکہ ایک مسکین کے کھانے کی مقدار وہی ہے جو صدقہ فطر کی ہے، لہذا ایک کفارے کی مد میں ساٹھ صدقہ فطر کے برابر رقم دینا ضروری ہو گا۔

روزہ توڑنے کے کفارے کے متعلق خلاصۃ الفتاوی میں ہے ”کفارۃ الفطر و کفارۃ الظھار واحدۃ، وھی عتق رقبۃ مؤمنۃ او کافرۃ فان لم یقدر علی العتق فعلیہ صیام شھرین متتابعین، وان لم یستطع فعلیہ اطعام ستین مسکینا“ ترجمہ: روزہ توڑنے اور ظہار کا کفارہ ایک ہی ہے کہ مسلمان یا کافر کی گردن آزاد کرے، اگر اس پر قدرت نہ ہو تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے۔“

(خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصوم، الفصل الثالث، جلد1، صفحہ261، مطبوعہ کوئٹہ)

کفارے کے مصرف کے متعلق ردالمحتار علی الدرالمختار میں ہے:”(مصرف الزکوۃ والعشر)ھو مصرف أیضا لصدقة الفطر والکفارة والنذر وغیر ذلك من الصدقات الواجبة کما في القھستاني“ترجمہ:جو زکوٰۃ و عشر کا مصرف ہے،وہی صدقہ فطر،کفارہ،نذر اور دیگر صدقاتِ واجبہ کا بھی مصرف ہے جیسا کہ قہستانی میں ہے۔“(ردالمحتار علی الدرالمختار،جلد3،باب المصرف،صفحہ 333،مطبوعہ کوئٹہ)

زکوۃ کی رقم مسجد،مدرسے وغیرہ میں لگانے کے متعلق،صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:”ہاں اگر ان میں زکوۃ صرف کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مال زکوۃ فقیر کو دے کر مالک کر دے پھر وہ فقیر ان امور میں وہ مال صرف کرے تو ان شاء اللہ ثواب دونوں کو ہو گا۔“(فتاوی امجدیہ،ج1،حصہ1،ص370،مکتبہ رضویہ،کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net